سلسلہ ۲۲۸۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جاہلیت کسی خاص عہد کا نام نہیں

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم افحکم الجاھلیتہ یبغون ومن احسن من اللہ حکما لقوم یوقنون۔

میرے دوستو، بھائیو اور عزیزو! عام طور پر پڑھے لکھے اور اچھے خاصے فاضل حضرات بھی یہ سمجھتے ہیں کہ جاہلیت ایک عہد کا نام ہے اور خاص طور پر اس عہد کا نام ہے جو بعثت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور اشاعت اسلام سے پہلے دنیا میں عام طور پر اور جزیرۃ العرب میں خاص طور پر اور حجاز مقدس میں اور اس کے قرب وجوار میں جو عہد تھا وہ جاہلی عہد ہے۔

عام طور پر جب جاہلیت کا لفظ بولا جاتا ہے تو ذہن اس کی طرف منتقل ہوتا ہے کہ پسماندہ عہد تھا انحطاط پذیر اور بر سر تنزل اور ایک بالکل افراتفری کی زندگی تھی جس میں اللہ کا قانون اور اللہ کا فرمان اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے جو تعلیمات مختلف صحیفوں کی صورت میں آئیں یا انبیاءؑ کے ذریعہ آئیں ان سے دنیا نا آشنا ہو چکی تھی یہ بھی بہت بعد میں پھر لکھنے والوں نے لکھا اور جن کو اللہ نے توفیق دی اور جن کا زیادہ گہرا مطالعہ

www.abulhasanalinadwi.org

تھا تاریخ کا جاہلیت کو ایک وسیع نظر سے دیکھنے لگے' صرف عرب میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں جاہلیت کا ایک شامیانہ تنا ہوا تھا اور جاہلیت کا بادل چھایا ہوا تھا اور جاہلیت کا ایک اندھیرا تھا۔ اور عام طور پر سیرت نگاروں نے بھی جب جاہلیت سے بحث کی ہے تو صرف عرب کے ماقبل اسلام عہد کو سامنے رکھا ہے لیکن اب بھی جن لوگوں نے دنیا کی جاہلیت کا مطالعہ کیا اور اس کے حالات پیش کئے اور اب جو کتابیں لکھی جانے لگی ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ ایران میں بھی جاہلی عہد تھا' جاہلی عادات تھے' جاہلی عقائد تھے اور جاہلی دور دورہ تھا' اور روم میں بھی ایسا ہی تھا بازنطینی سلطنت کے علاقوں میں بھی ایسے ہی تھا اور یہاں تک لوگوں نے جب مغربی زبانوں کا مطالعہ کیا' خاص طور پر انگریزی کا (ہندوستان میں انگریزی کا رواج ہے) تو انہوں نے یورپ میں بھی عہد جاہلیت کی تصویر کھینچی اور مصنفین اور مورخین کے حوالہ سے اور ان کی کتابوں کے حوالہ سے صفحات کے حوالہ سے انہوں نے بتایا کہ انگلستان میں یہ حال تھا' جرمن میں یہ حال تھا اور یورپ کے مختلف ملکوں میں یہ حال تھا' لیکن ابھی تک جاہلیت کا جو وسیع مفہوم ہے اور جو یہ اصطلاح اللہ تبارک وتعالیٰ نے استعمال فرمائی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو کئی بار دہرایا ہے۔

"الحکمہ الجاھلیتہ یبغون ومن احسن من اللہ حکما لقوم

www.abulhasanalinadwi.org

یوقنون ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولی۔"

ایسے ہی قرآن مجید میں کئی جگہ ہے، جب اللہ تعالیٰ کو یہ کہنا ہوتا ہے اور انسان کو یہ سمجھانا ہوتا ہے کہ خود نفسانفسی کی زندگی اور نفس پرستی کی زندگی اور اپنی خواہش اور لذت یا اپنے منفعت، محدود شخصی منفعت کے لئے کوئی کام کیا جاتا ہے تو اس کو جاہلی فعل کہتے اور جاہلی عہد کہتے ہیں، لیکن ابھی تک اس پر زیادہ عمیق، عمیق تر اور وسیع تر مفہوم سوچا نہیں گیا کیونکہ یہ ہمارے طلبائے علوم دینیہ کا اور عربی زبان کے طلباء کا اور تفسیر و حدیث اور تاریخ اسلامی کے مطالعہ کرنے والوں کا کام تھا وہ اس کی حقیقت تک پہنچ سکتے تھے اس لئے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہر وہ چیز جو نفس کے تقاضہ سے کی جائے یا رسم و رواج کی پابندی میں کی جائے یا اس میں محدود منافع سامنے ہو اور اس کا کوئی ماخذ شریعت الٰہی نہ ہو اور جس چیز کا ماخذ شریعت الٰہی نہ ہو اور جس چیز کی نص کتاب اللہ میں، حدیث نبوی میں، اور سنت رسول میں، اسوہ رسول میں، اور اس زمانہ میں اسلام کی تعلیمات سے جو تمدن رائج ہوا، جو طرز زندگی جاری ہوا، جو چیز اس میں نہیں پائی جاتی، قرن اول میں نہیں پائی جاتی، عہد نبوی میں نہیں پائی جاتی عہد خلافت راشدہ میں نہیں پائی جاتی، وہ جاہلیت ہے، اور جاہلیت کے معنی یہ ہے کہ کسی کام کو اللہ کے حکم اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ہدایت اور

www.abulhasanalinadwi.org

شریعت اسلامی کے سہارے کے بغیر' اس کے حوالہ کے بغیر' اس سے استفادہ کرتے ہوئے اس کی تعمیل میں کام نہ کیا جائے بلکہ محض اس کو رواج کی خاطر کیا جائے اس کو رواج کی پابندی میں کیا جائے' اپنی ذاتی منفعت حاصل کرنے کے لئے کوئی چیز اختیار کی جائے اور اس میں تمام حدود سے تجاوز کر دیا جائے' اس کو بھی ایک قانون سمجھا جائے' شریعت سمجھا جائے وہ سب جاہلیت ہیں۔ اب اس وقت ہمارے مشرقی ممالک میں بالخصوص ہندوستان اور خاص طور پر ان ملکوں میں جہاں اکثریت غیر مسلموں کی ہے وہاں پر زندگی میں جو چیزیں شامل ہو گئی ہیں' یہاں تک کہ بالکل شریعت کی طرح ان کی پابندی کی جاتی ہے بلکہ شریعت سے زیادہ پابندی کی جاتی ہے۔ وہ سب جاہلیت ہے' اور اس معنی میں جاہلیت کا استعمال آپ کو حدیث میں اور سیرت کی کتابوں میں ملے گا مثلاً "ایک صحابی سے کوئی ایسا عمل ہوا جو اسلامی تعلیمات اور اسلام کی تربیت کے خلاف تھا تو آپ نے فرمایا:

انک امرا فیک جاھلیتہ" تم ایک ایسے آدمی ہو جس کے اندر جاہلیت کی بو پائی جاتی ہے' تو جاہلیت محض ایک دور سے مخصوص اور اس کے ساتھ محدود نہیں تھی بلکہ قیامت تک جو کام بھی کتاب و سنت کی روشنی کے بغیر' کتاب و سنت کی اطاعت کے بغیر' بلکہ اس کے برخلاف کیا

www.abulhasanalinadwi.org

جائے گا وہ جاہلیت ہے اس لئے کہ اس میں یہ منافع ہیں' شخصی منافع ہیں' جماعتی منافع' خاندانی اور قومی منافع ہیں' سیاسی منافع ہیں' اور پھر اس کے ساتھ ساتھ یہ کہ ایسا ہوتا آیا ہے کہ ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو ایسے ہی پایا ہے' یہ سب جاہلیت میں شمار ہوگا۔ ہر وہ چیز کہ جس میں کوئی قرآن کی حدیث کی اور شریعت کی دلیل نہ پائی جائے' اس کے بارے میں کوئی حکم الٰہی پایا نہ جائے اور تشریح نبوی نہ پائی جائے محض نام و نمود کے لئے کیا جائے' محض لوگوں کو خوش کرنے کے لئے کیا جائے' عزت حاصل کرنے کے لئے کیا جائے اور شہرت حاصل کرنے کے لئے کیا جائے' نفس کی تسکین کے لئے کیا جائے' لوگوں کے مطالبات اور توقعات کو پورا کرنے کے لئے کیا جائے یہ سب امور جاہلی ہیں' اب اس وقت یہ ہمارے یہاں اللہ کے قانون' تشریح الٰہی اور قرآن مجید کے نصوص' اور احادیث کے صاف صاف اور واضح احکام سے قطع نظر کرکے آنکھیں بند کرکے بلکہ ان کی ایک طرح سے "استہانت" جس کو عربی میں کہتے ہیں اسے معمولی سمجھ کر' ناقابل توجہ سمجھ کر جو چیزیں ہماری اجتماعی زندگی میں داخل ہوگئی ہیں وہ سب جاہلیت میں شمار ہوں گی' مثلاً "شادی ہے' میراث کی تقسیم ہے' بچوں کی ولادت ہے اور بہت سے خوشی کے کام ہیں ان سب میں یہ پوچھنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی جائے اگر معلوم ہے تو اس کو نظرانداز کیا جائے کہ

www.abulhasanalinadwi.org

اس میں اللہ کا حکم کیا ہے، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کیا ہے، قرآن سے کیا ثابت ہے، حدیث سے کیا معلوم ہوتا ہے؟ بس یہ کہ ایسا ہوتا آیا ہے "وجدنا علیہ آباءنا" ہم نے اسی پر اپنے آباؤ اجداد کو پایا، یا بس یہی معیار ہے، یا اس حیثیت کو جو ہمیں حاصل ہے اس کو برقرار رکھنے کے لئے، اس کو بلند کرنے کے لئے ہمیں ایسا کرنا ضروری ہے۔ ہمارے اس شہر میں جو ہماری عزت ہے ہمارے معاشرے میں جو ہمارا مقام اور مرتبہ ہے ہمیں جس نظر سے لوگ دیکھتے ہیں ہمیں جس معیار سے جانچتے ہیں اس کے لحاظ سے اگر شادی کے لفظ سے تینوں نقطے نکال کر اگر شادی کردی گئی تو لوگ کہیں گے کہ بیچارہ معلوم ہوتا ہے کہ غریب ہوگیا ہے، پیسہ پاس نہیں رہا، یا بہت بخیل ہے یا ان کو معلوم نہیں کہ شرفاء میں کیا ہوتا ہے، خاندانوں میں کیا ہوتا ہے تو ہم اس بدنامی کو مول نہیں لے سکتے پھر سب کچھ کیا جائے جو ہوتا آیا ہے یا جو غیر مسلموں میں ہو رہا ہے، یا غیر مسلموں میں جو رواج ہے سب اختیار کیا جائے، محض اس بناء پر کہ ایسا ہوتا آیا ہے، یہاں تک کہ ہماری برادری میں، ہمارے خاندان میں بھی اسی طرح کا رواج رہا ہے کہ بہت ہی دھوم دھام سے شادی کی جائے اور اس میں اس طرح کھانا کھلایا جائے اور اس طرح اس میں اپنی شان و شوکت دکھائی جائے، اگر ہم ایسا نہیں کریں گے تو ہم منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں

www.abulhasanalinadwi.org

گے۔ اور اپنے خاندان میں بھی ذلیل ہوں گے، شہر میں بھی ذلیل ہوں گے، معاشرہ میں بھی ذلیل ہوں گے، یہ سب جاہلیت ہے۔

جاہلیت ایک ایسا بلیغ معجزانہ لفظ ہے کہ اس کے بدل کا کوئی لفظ نہیں ملتا، عربی کے ایک طالب علم ہونے کے باوجود اور زبان اور ادب اور پھر اس کے ساتھ ساتھ تفسیر و حدیث اور قدیم و جدید زبانیں اور اصطلاحات سے تھوڑے بہت واقف ہونے کے باوجود ہم صفائی کے ساتھ آپ سے کہہ رہے ہیں کہ جاہلیت کا سا طاقت رکھنے والا، وسعت اور گہرائی رکھنے والا کوئی لفظ ہمیں عربی میں نہیں ملتا اور ویسے کسی زبان میں بھی اس کا صحیح ترجمہ جس کو انگریزی میں PAGANISM کہتے ہیں سب کچھ کہتے ہیں، لیکن جو بات جاہلیت میں ہے وہ بات مشکل سے ادا ہو سکتی ہے، کسی دوسرے لفظ سے، یہ بہت بلیغ عمیق اور عملی لفظ ہے، تو اب کیا ہے یہ تحفظ شریعت کا جو ہفتہ منایا گیا اور یہ جو ہندوستان میں خدا کا شکر ہے، روز آپ اخبار میں دیکھتے ہوں گے کہ کوئی شمارہ خالی نہیں جاتا کہ ایک، دو، تین چار جلسے نہ ہوتے ہوں، ہمارے شہر میں بھی اور اطراف میں بھی جلسے ہوئے، ان سب کا مقصد اصل میں اس کی دعوت ہے، اس کی تحریک ہے اور اس کی جدوجہد ہے کہ جاہلیت سے نکل کر ہم خالص اسلام حاصل کرلیں اور جیسے ہم نام رکھنے میں مسلم ہیں اس کا لحاظ رکھتے ہیں اگرچہ جاہلوں میں ناواقفوں میں

غیروں جیسا نام ہونے لگا ہے جس طرح نام رکھنے میں ہم اس کا خیال رکھتے ہیں کہ معلوم ہو کہ مسلمان کا نام ہے اور اسی طرح ہم نماز شریعت کے مطابق پڑھتے ہیں ابھی تک الحمدللہ اس میں کوئی تحریف نہیں ہوئی روزہ بھی ویسا ہی جب چاند نکلتا ہے جب ہی رمضان شروع ہوتا ہے اور روزہ رکھا جاتا ہے' زکواۃ بھی ادا کرتے ہیں اگر اللہ توفیق دیتا ہے' بہت بڑی تعداد زکواۃ نکالنا جانتی ہی نہیں اور وہ زکواۃ ادا ہی نہیں کرتی لیکن جو جانتے ہیں وہ ادا کرتے ہیں اور علماء سے پوچھ لیتے ہیں کہ کتنے نصاب میں کتنی مالیت میں زکواۃ فرض ہوتی ہے اور کتنے میں کتنا نکالنا چاہیے اور حج ہے کہ لمبا سفر کر کے جاتے ہیں' اگرچہ اس میں بہت سی کمزوریاں پیدا ہو گئی ہیں کہ بہت سے اس نیت سے جاتے ہیں کہ وہاں سے کچھ وہاں کی چیزیں لائیں گے پھر یہاں بڑی قیمت میں بکتی ہیں اور یہ بات بھی بہت ہو گئی ہے کہ یہاں تک کہ غیر مسلموں کو بھی معلوم ہو گیا ہے وہ بھی بعض مرتبہ طعنہ دیتے ہیں ہم نے خود سنا طعنہ دیتے ہوئے کہ پہلے تو حج سے لوگ چند کھجور لے کر آتے تھے زمزم کا پانی لے کر آتے تھے لیکن اب فلاں چیز لے کر آتے ہیں' فلاں چیز لے کر آتے ہیں' لوگوں نے بتایا کہ حجاج کرام جدہ میں اپنے پاسپورٹ دکھا رہے تھے اور ابھی ان کو داخلہ کی اجازت نہیں ملی تھی تو دیکھا کہ سامنے سے ایک ہندوستانی شیروانی وغیرہ پہن کر جا رہے تھے' انہوں نے کہا

www.abulhasanalinadwi.org

مولوی صاحب یہاں آنا یہاں آنا، بتایئے گھڑی کہاں سستی ملتی ہے کہا بھائی شرم کرو، ابھی تم اندر داخل بھی نہیں ہوئے ہو، ابھی اس کی کارروائی بھی نہیں ہوئی، ابھی سے تم کو فکر ہے کہ گھڑی کہاں سستی ملتی ہے تاکہ گھڑیاں خرید کر ہندوستان میں جاکر چوگنے دس گنے دام میں بیچو، اور ایسے ہی واقعات ہمیں چونکہ الحمدللہ حجاز مقدس جانے کی بار بار سعادت حاصل ہوتی ہے، دیکھتے رہتے ہیں لیکن پھر بھی حج میں جو اس کے مسائل ہیں معلم کی ہدایت کے مطابق یا کسی عالم کی صحبت میں اور اس کی رہنمائی سے حج کیا ہے، مگر اس کے بعد مسلمانوں نے اپنی زندگی میں اپنے کو بالکل آزاد سمجھ لیا ہے، اس کا دین سے کیا تعلق ہے، حج اس طرح ہو اس میں ان چیزوں سے بچا جائے۔

بعض دوستوں نے بتایا کہ بمبئی میں شادی کے موقع پر بجائے کھجور اور چھوہارے تقسیم کرنے کے نوٹ تقسیم کئے گئے، پچاس پچاس کے نوٹ، سو سو روپیہ کے نوٹ تاکہ معلوم ہو کہ بہت بڑے دولت مند آدمی کے یہاں یہ رسم ہو رہی ہے، تھری اسٹار ہوٹل میں ٹھہرانا، فائیو اسٹار ہوٹل میں ٹھہرانا، ہزاروں روپیہ اس میں صرف کرنا اور پھر اس کا ولیمہ بھی اس شان کا، اب بہت دن سے یہ رواج ہے کہ شادی کے دعوت نامہ انگریزی میں ہوتے ہیں، اتنا بھی احساس نہیں مسلمانوں کو کہ نکاح ایک شرعی عبادت

www.abulhasanalinadwi.org

ہے اس پر ثواب ہے اور اس کو زیادہ سے زیادہ عہد اول‘ قرن اول کے طریقہ کے مطابق ہونا چاہیے۔

اس فضول خرچی سے بہتر یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہو اور صحابہ کرامؓ کے عمل کے مطابق کرنا چاہیے‘ تو اس میں پرواہ نہیں کرتے صرف ویڈینگ کارڈ پر لوگوں نے بتایا کہ کئی کئی ہزار روپیہ صرف ہو جاتے ہیں‘ پاکستان سے ہمارے پاس کارڈ یہاں آتے ہیں‘ یہاں سے وہاں جاتے ہیں‘ دوسرے ملکوں میں جاتے ہیں‘ اس کے علاوہ پھر اس میں اور جو رسمیں ہوتی ہیں کہ بس الامان والحفیظ۔ اسی طرح میراث کی تقسیم کہ بالکل یعنی بہت ہی چند دیندار اور خوش قسمت خاندان ہیں کہ جن کے یہاں میراث کی تقسیم بالکل قرآنی تعلیمات کے مطابق ہوتی ہے اور اللہ نے جس کا جو حصہ مقرر کردیا اس کو دیا جاتا ہے پھر اس کے بعد اسی طریقہ سے عقیقہ کی رسم‘ ختنہ کی رسم‘ اور شادی کی تو رسموں کو پوچھنا کیا ہے‘ ہر ایک کے یہاں ایک الگ شریعت سی بنی ہوئی ہے‘ ایک پورا قانون بنا ہوا ہے کہ اس علاقہ میں‘ اس میں ملکوں کا بھی فرق ہے‘ صوبوں کا بھی فرق ہے‘ اور بعض جگہ شہروں کا فرق ہے‘ اور سوسائٹیوں اور اس کے معیاروں کا بھی فرق ہے وہاں اس طرح شادی ہوگی‘ یہاں اس طرح شادی ہوگی‘ آپ کو انشاء اللہ واسطہ پڑے گا شریک ہونے اور کچھ کہنے سننے کا بھی

www.abulhasanalinadwi.org

تو ابھی اس کو سمجھ لیجئے کہ یہ عہد جاہلی کی رسمیں جو ہیں اس جاہلیت کا مقابلہ کرنا ہے ہم کو اور تحفظ شریعت اور پرسنل لاء بورڈ کا جو کام ہے دراصل جاہلیت کے خلاف ایک محاذ ہے لیکن وہ محاذ نیا نہیں ہے' وہ محاذ اسلامی محاذ ہے' وہ محاذ سنت کا ہے شریعت کا محاذ ہے اور قرآن کا اور حدیث کا محاذ ہے' جس کو اب اس کے بعد جب آپ سمجھ جائیں کہ دو چیزیں ہیں اور یہ رہیں گی' بظاہر قیامت تک یہ دو محاذ رہیں گے' یہ دو ماحول رہیں گے یہ دو قانون رہیں گے' اور یہ دو طرح کا طرز زندگی رہے گا' ایک طرز زندگی خالص اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق' آیات قرآنی کے مطابق' احادیث نبوی کے مطابق اور عہد نبوی کے عمل کے مطابق۔

اب ہو کیا رہا ہے ایک دوسرے سے پوچھا جاتا ہے' آپ کے یہاں کیا معیار ہے اور جانتا ہے ہر ایک کہ یہاں یہ معیار ہے بتایئے فلاں جگہ شادی ہوئی تھی ایسی دھوم دھام سے کہ پورے شہر میں ایک زلزلہ سا آگیا ہے اور ایک ہنگامہ ہے' اور پھر اسی طریقہ سے دوسرے مواقع ہیں جن میں آدمی کو اپنے تمول کا اظہار یا اپنے خاندان کی حیثیت کی بلندی کا اظہار کرنے کا موقع ملتا ہے' اس کو مسلمانوں نے بالکل اپنا آلہ کار بنالیا ہے' ایک ذریعہ بنالیا ہے شہرت کا' عزت کا' اور اس کے سامنے بالکل وہ سرا فگندہ ہوگئے ہیں' سربسجود ہوگئے ہیں اسی کا نام جاہلیت ہے اور

www.abulhasanalinadwi.org

اسی کا نام جاہلیت کی پیروی ہے اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے:

"افحکم الجاھلیتہ یبغون" اور یہ جو حکم کا لفظ ہے یہ عربی میں اور قرآن مجید کی اصطلاح میں بھی بہت وسیع ہے اس کے معنی صرف امر کے نہیں ہیں، اس کے معنی فیصلہ کے بھی ہیں اور اس کے معنی حکومت کے بھی ہیں اور آئین اور قانون جس پر چلا جائے سب حکم کے اندر آتا ہے، حکم کا لفظ بڑا بلیغ اور وسیع ہے ایسے ہی سمجھ لینا چاہیے کہ درحقیقت یہ جاہلیت عربیہ اور جاہلیت عالمیہ کی مرکز اسلام میں جیسا کہ اس وقت بعثت نبوی سے پہلے کا جو عہد تھا اس پر عمل کرنا ہے بہت سے مسلمانوں میں بھی ہوتا ہے کہ جو نماز روزہ کے بھی پابند ہیں اور حج بھی کئی کئی کر چکے ہوں گے اور رمضان کے روزے بھی رکھتے ہیں، یہ سب کرتے ہیں لیکن یہ جب بھی کوئی ایسی خوشی کا موقع آتا ہے تو بالکل آزاد ہو جاتے ہیں اور پھر اس کے بعد شریعت کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں اور بعض اوقات اگر سنایا جائے کہ اللہ اور رسول کا حکم یہ ہے تو ان کی زبان سے بعض مرتبہ ایسے لفظ نکل جاتے ہیں کہ ڈر معلوم ہوتا ہے کہ کہیں اس سے کوئی حبط اعمال نہ ہو اور کہیں کفر کا ان پر فتویٰ نہ لگ جائے۔

بس عزیزو! اس کو تم لوگ یہاں اپنی تعلیم کا ثمرہ سمجھو اور اس کا ایک فرض سمجھو، اس کا ایک فریضہ سمجھو، اس کا ایک تقاضا سمجھو، اور اس کا

www.abulhasanalinadwi.org

ایک حق سمجھو کہ تم اس بارے میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا پیکر بن جاؤ اپنے خاندانوں میں اللہ تعالیٰ خیر و عافیت کے ساتھ خوشی کے ساتھ وہ مرحلہ گزارے، اپنے خاندان میں بھی، محلہ میں بھی، اور گاؤں، قصبات سے تعلق رکھتے ہو تو گاؤں قصبات میں، اگر شہر سے تعلق رکھتے ہو تو شہر میں اور انگریزی تعلیم یافتہ طبقہ سے اگر تمہارا تعلق ہے تو اس میں اور اگر دیندار طبقہ ہے تو اس میں مطمئن نہ ہو کہ یہ دیندار طبقہ ہے اس کے یہاں تو ایسا نہیں ہوتا ہوگا، سب کچھ ہو رہا ہے اور آخری درجہ پر بات پہنچ گئی ہے ڈر معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی وبال کوئی بے برکتی نہ ہو اور بے برکتی ہو رہی ہے، تو یہ ایک بہت بڑا فریضہ ہے، تم لوگ ابھی سے اس کا عہد کرلو جہاں رہو گے کام کرو گے، انشاء اللہ مدارس کا قیام بھی تعلیم کی اشاعت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور وعظ سب کچھ کرو گے لیکن یہ تحفظ شریعت کا بھی کام کرو گے اور رسوم جاہلیت کو مٹانے کی کوشش کرو گے اور یہ سب خوشی کے مواقع اور یہ تقریبات جو ہیں خالص سنت و شریعت کے مطابق ادا کرنے کی کوشش کرو گے۔ اللہ تعالیٰ تم کو ہم کو سب کو توفیق عطا فرمائے۔

بشکریہ تعمیر حیات لکھنؤ

۱۵ مئی ۱۹۹۶ء

www.abulhasanalinadwi.org

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ

تمام مسلمان آپس میں بھائی ہیں

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی اللہ بھی قرآن بھی ایک
کیا بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

صدیقی ٹرسٹ
صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس

www.abulhasanalinadwi.org

قرآن مجید

قرآن اس لحاظ سے عظیم ہے کہ دنیا کی کوئی کتاب اس کے مقابلے میں نہیں لائی جاسکتی۔ اپنی زبان اور ادب کے لحاظ سے بھی وہ معجزہ ہے اور اپنی تعلیم اور حکمت کے لحاظ سے بھی معجزہ۔ جس وقت وہ نازل ہوا تھا اس وقت انسان اس کے مانند کلام بنا کر لانے سے عاجز تھے اور آج بھی عاجز ہیں۔ اس کی کوئی بات کسی زمانے میں غلط ثابت نہیں کی جاسکی ہے نہ کی جاسکتی ہے۔ باطل نہ سامنے سے اس کا مقابلہ کرسکتا ہے نہ پیچھے سے حملہ آور ہو کر اُسے شکست دے سکتا ہے اور اس لحاظ سے وہ کریم ہے کہ انسان جس قدر زیادہ اس سے رہنمائی حاصل کرنے کی کوشش کرے اسی قدر زیادہ وہ اس کو رہنمائی دیتا ہے اور جتنی زیادہ اس کی پیروی کرے اتنی ہی زیادہ اُسے دنیا اور آخرت کی بھلائیاں حاصل ہوتی چلی جاتی ہیں۔ جو لوگ قرآن کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا تصنیف کردہ کلام کہتے ہیں خود ان کا دل یہ جانتا ہے کہ یہ آپؐ کا کلام نہیں ہو سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ سرے سے انسانی کلام ہی نہیں ہے اور یہ بات انسان کی قدرت سے باہر ہے کہ ایسا کلام تصنیف کر سکے۔

صدیقی ٹرسٹ

www.abulhasanalinadwi.org

مسلمانوں کا زوال اسلامی تعلیمات پر عمل نہ کرنے کا نتیجہ

ایک یوروپین کے دماغ میں اسلام کی جو تصویر ہے وہ بالکل مسخ شدہ اور بگڑی ہوئی ہے قرآن کے صفحات میں میں نے جو دیکھا تھا اس کو کوئی عالمی مادی غیر پختہ نظریہ نہیں کہا جاسکتا ہے، یہاں معبود کا ایک ٹھوس تصور تھا جو مظاہر فطرت کے عاقلانہ طور پر قبول کرنے کے حق میں ہے، یہاں حسی محرکات اور عقل روحانی تقاضوں اور اجتماعی تقاضوں کے درمیان ایک خوشگوار امتزاج اور ہم آہنگی ملتی ہے، یہ بات میرے سامنے کھل کر آگئی تھی کہ مسلمانوں کا زوال اسلام میں کسی قسم کے نقص کی وجہ سے نہیں، بلکہ اسلامی تعلیمات پر ان کے عمل پیرا نہ ہونے کی وجہ سے ہوا۔

درحقیقت وہ اسلام ہی تھا، جس نے اولین مسلمانوں کو تہذیب و تمدن کی بلند سے بلند ترچوٹی پر پہنچادیا تھا، اس نے ان کی ساری صلاحیتوں کو خدا کی مخلوق اور کائنات کو سمجھنے کی شعوری فکر اور اس کے ساتھ ہی اس کے ارادہ اور مشیت کو سمجھنے پر لگا دیا تھا۔ اسلام کبھی ان سے اس بات کا طالب نہیں ہوا کہ وہ مشکل اور ناقابل فہم عقائد کو قبول کرلیں اور نہ کسی ایسے غیر عقلی ادعا (Dogma) کا اس کے پیغام و دعوت میں کوئی وجود ہی ہے، اسی طرح علم و تحقیق جو مسلمانوں کی تاریخ کی خصوصیت تھی، ایمان کے خلاف نہیں تھی بلکہ ایمان کے لئے مددگار اور معاون ثابت ہوئی تھی۔

محمد اسد (سابق لیوپولڈ ویس)
(طوفان سے ساحل تک)

صدیقی ٹرسٹ

القادر پرنٹنگ پریس فون: ۴۴۲۳۴۳۸

www.abulhasanalinadwi.org